REGD No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ؛ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

الفضل

روزنامہ

لاہور

یوم یک شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہوار ۲½ ″

فی پرچہ ۱ آنہ

۱۳ جمادی الثانی سنہ ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸ / ۴ | ۲ ماہ شہادت ۱۳۲۹ھش | ۲ اپریل سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۷۷

اخبار احمدیہ

لاہور یکم اپریل۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اب خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

لاہور یکم اپریل۔ مکرم نواب عبداللہ خاں صاحب کی طبیعت کل جیسی ہی ہے۔ نبض قدرے کل کی نسبت تیز ہے۔ احباب موصوف کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

شام و پاکستان کے اقتصادی تعلقات کے استحکام کیلئے مواصلات کو ترقی دینے کی تجویز

کراچی یکم اپریل۔ آج پاکستان میں شام کے وزیر مختار عمر بہا امیری نے گورنر جنرل پاکستان کے حضور اپنے کاغذات تقرر پیش کرتے ہوئے کہا۔ پاکستان و شام کی ضروریات و مفادات ایک ہی قسم کی ہیں۔ دونوں ملکوں کے اقتصادی اور تجارتی کوائف و حالات بھی ایک ہی جیسے ہیں۔ لہٰذا ان دونوں ذرائع کو مزید فروغ دینے اور مستحکم کرنے کے لئے دونوں ملکوں کے بری بحری اور ہوائی مواصلات کو ترقی دینا ضروری ہے۔ جواباً حضور گورنر جنرل نے فرمایا۔ پاکستان شام کی خوشحالی کے سلسلے میں ہر قسم کا تعاون کرنے کے لئے تیار ہے۔ اور ہمارے لئے یہ امر انتہائی تقویت و تسلی کا باعث ہے۔ کہ مشرق وسطیٰ کے بیشتر ملک پاکستان کے امور میں گہری دلچسپی لے رہے ہیں۔

واقعی صورت حال خراب ہو گئی تھی

کراچی یکم اپریل۔ آج پارلیمنٹ میں پاکستان کے نائب وزیر خارجہ نے بتایا۔ کہ بھارت میں فرقہ وارانہ فسادات کے متعلق جو احتجاجی مراسلہ بھیجا گیا تھا۔ اس کے جواب میں بھارت حکومت نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ کہ واقعی آسام و مغربی بنگال میں صورت حالات واقعی خراب تر ہو گئی تھی۔ لیکن حکومت اس صورت حال پر قابو پانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔

میں نے اپنی زندگی اسلام اور پاکستان کیلئے وقف کر رکھی ہے

ہر پاکستانی اس مشترکہ کانفرنس کی کامیابی کے لئے دل سے دعا کرے (لیاقت)

کراچی یکم اپریل۔ آج وزیر اعظم پاکستان نے دارالحکومت سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے فرمایا۔ جب سے میں نے دہلی جانے کے قصد کا اظہار کیا ہے متعدد پاکستانیوں کی طرف سے مجھے عقیدت اور تشویش کے مراسلے ملے ہیں۔ میں فی الواقع ان جذبات محبت سے متاثر ہوا ہوں۔ لیکن جیسا کہ میں پہلے بھی کئی دفعہ بتا چکا ہوں۔ میں نے اپنی زندگی پاکستان اور اسلام کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ وقف شدہ چیز کا خدا خود محافظ و نگہبان ہوتا ہے۔ ہم سب کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ اپنی طرف سے ہر امکانی کوشش کرنے کے بعد فیصلہ اس قادر مطلق پر چھوڑ دیں۔ میں نے یہ قدم پوری طرح سوچ سمجھ کر اٹھایا ہے میں دہلی اس لئے جا رہا ہوں کہ کافی عرصہ سے اس برصغیر میں انسانیت کا خون ہو رہا ہے۔ اور وہ قدریں جو بنی نوع انسان نے صدیوں کی کوشش سے فراہم کی تھیں۔ انسانیت سوز مظالم سے روندی جا رہی ہیں وہاں لاکھوں مرد اور بچے اور عورتیں پریشانی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جن کو صبح کے وقت شام کے بخیریت گذرنے کا یقین نہیں ہوتا۔ اور شام آتی ہے۔ تو خیال آتا ہے کہ یہ شام غم نہ جانے کب ختم ہو۔ وہ اپنی عزت اور خودداری کھو بیٹھے ہیں۔ اور اب ان کی زندگی میں امید کی کوئی کرن باقی نہیں رہی۔ آپ نے کہا۔ بھارت و پاکستان کا تصادم نہ صرف ان دونوں ملکوں کے لئے تباہ کن ثابت ہوگا۔ بلکہ امن عالم کو بھی تباہ کر کے رکھ دے گا۔ ان حالات میں میں اگر یہ قدم نہ اٹھاتا تو اپنے فرائض کو کماحقہ انجام دینے والا نہ ٹھہر سکتا۔ اس کے بعد آپ نے ہر پاکستانی کو صبر و تحمل سے رہنے کی تلقین کرنے اور مشرقی پاکستان کی حکومت اور عوام کو قیام امن کے سلسلے میں سراہنے کے بعد کہا کہ ہمیں ہر حالت میں انصاف اور صداقت کے راستے پر چلنا چاہیئے۔ کیونکہ بے انصافی اور جھوٹ کا راستہ تباہی کا راستہ ہے۔ آخر میں آپ نے فرمایا میں اس امید اور توقع پر جا رہا ہوں۔ کہ ہم مل کر بھارت و پاکستان میں از سر نو امن حالات پیدا کر سکیں۔ ایسے طریقے سوچ سکیں۔ جن پر چل کر اقلیتیں پریشانیوں سے نجات پا لیں۔ اور آئندہ دونوں ملکوں میں امن کی زندگی بسر کر سکیں اور میں ہر پاکستانی سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اس کانفرنس کی کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا کرے۔

(پاکستان زندہ باد)

عارضی بین الاقوامی فوج

لیک سیکس یکم اپریل۔ مجلس اقوام متحدہ کے جنرل سکرٹری نے تجویز پیش کی ہے۔ کہ جب تک مجلس اقوام کے منشور کے مطابق اصل سلامتی فوج معرض وجود میں نہیں آ جاتی۔ قوموں میں عام خلاف ورزیوں کو دور کرنے کے لئے ایک چھوٹی سی مسلح بین الاقوامی فوج مرتب کی جائے۔

ملک بدر کر دئے گئے

نئی دہلی یکم اپریل۔ ہندو مہاسبھا کے صدر ڈاکٹر کھارے اور جنرل سکرٹری کو تین تین ماہ کے لئے بھارت کے دارالحکومت سے نکال دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر کھارے کو ناگپور اور جنرل سکرٹری کو لکھنؤ بھیج دیا جائے گا۔

مختصر لیکن اہم

لاہور یکم اپریل۔ حکومت پنجاب نے اس امر پر اظہار افسوس کیا ہے۔ کہ یو۔پی۔پی جیسی ذمہ دار ایجنسی کے رپورٹر نے اس امر کی ایک بالکل بے بنیاد خبر دی ہے۔ کہ ۳۰ مارچ کو پنجاب اسمبلی کے دفتر کے سامنے دو سو اشخاص نے مظاہرہ کرتے ہوئے مشیر پنجاب کے خلاف نعرے لگائے۔

پشاور یکم اپریل۔ آل پاکستان گرل گائیڈ کونسل نے سوئٹزرلینڈ میں لگنے والے ورلڈ گرل گائیڈ کیمپ میں دو پاکستانی گرل گائیڈ بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تا کہ امریکہ کے دو وظیفوں کا فائدہ اٹھایا جائے۔

سابقہ شرحیں بحال کر دی گئیں

لاہور یکم اپریل۔ جنوری سنہ ۱۹۵۰ء میں لاہور کارپوریشن نے کاغذ وغیرہ کے محصول چنگی کی شرح آٹھ آنے فی من سے بڑھا کر ایک روپیہ چودہ آنے فی من کر دی تھی۔ اور اسی طرح بیرونی ممالک کے چینی کے سامان وغیرہ کی شرح ایک روپیہ چار آنہ فی من سے بڑھا کر پانچ روپیہ فی من کر دی گئی۔ حکومت پنجاب نے اسے نامناسب اور عام لوگوں کے مفاد کے خلاف جان کر کارپوریشن کو متذکرہ اشیاء کا محصول کم کر کے سابقہ شرح تک محصول بحال رکھنے کا مطالبہ کیا تھا لیکن چونکہ لاہور کارپوریشن نے متعینہ عرصہ میں حکومت کے مطالبہ کی تعمیل نہیں کی اس لئے صوبائی حکومت نے مذکورہ اشیاء پر زائد محصول کو گھٹا کر سابقہ شرح پر محصول نافذ کرنے کا فوری حکم دے دیا ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کو اپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ میں طبع کرا کر ۳۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

قاضی احسان احمد شجاع آبادی سچے ہیں تو "الکفنہ ہندوستان" کا الہام پیش کریں اور ایک ہزار روپیہ انعام لیں

(از مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس ناظر تالیف و تصنیف سابق مبلغ انگلستان و بلاد عربیہ)

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرماتا ہے کونوا مع الصادقین کہ سچوں کی معیت اختیار کرو اور جھوٹوں کے متعلق فرماتا ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہ ان پر خدا کی لعنت ہوتی ہے

کذب ہوتا ہے موجب لعنت
لعنتی باخدا نہیں ہوتا

مذہب کی غرض خدا تعالےٰ سے اتصال اور اس کا قرب حاصل کرنا ہے۔ پس کیا ہی بدقسمت ہے وہ شخص جو صریح جھوٹ بولتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے حکم واجتنبوا قول الزور یعنی جھوٹ کہنے سے پرہیز کرو کی پرواہ نہیں کرتا۔ اور پھر خیال کرتا ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کے دین کی تائید کر رہا ہے۔

چند روز ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ نے ایک اشتہار کا جواب لکھا جو ناظر دعوۃ و تبلیغ انجمن خدام احمد صلے اللہ علیہ وسلم گوجرانوالہ شہر کی طرف سے شائع کیا گیا تھا جس کا عنوان یہ تھا۔ "امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا تازہ ترین الہام الکفنہ ہندوستان" اور ایسا ہی ناظم اعلےٰ انجمن خدام احمد صلے اللہ علیہ وسلم ملتان شہر نے بھی ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے۔ جس کے ٹائیٹل پیج پر لکھا ہے۔ "امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالےٰ کا تازہ ترین الہام الکفنہ ہندوستان" امام جماعت احمدیہ نے اپنے ٹریکٹ مسلمانوں اور پاکستان کا قیام اسلام کے قیام پر منحصر ہے" میں مشتہرین کے کذب و تلبیس کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر وہ آپ کی تحریر پیش کر دیں۔ جس میں آپ نے الکفنہ ہندوستان کا الہام لکھا ہو تو آپ ایک ہزار روپیہ انعام دیں گے۔

اس ٹریکٹ کے جواب میں گوجرانوالہ سے کوئی آواز نہیں اٹھی اور مشتہرین اب تک خاموش ہیں۔ حالانکہ مشتہرین کا یہ فرض تھا کہ وہ ایسا الہام پیش کرتے۔ اور اپنا صادق القول ہونا ظاہر کرتے مگر وہ تو اپنے جھوٹ کی وجہ سے خاموش ہیں۔ لیکن دوسرے لوگ ایک ہزار روپیہ کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ ایڈیٹر آزاد نے بھی یہ مطالبہ کیا۔ جس کا جواب الفضل ۳۰ مارچ میں دیا جا چکا ہے اس کے بعد مجھے زمیندار ۱۴ مارچ کا پرچہ ملا جس میں امام جماعت احمدیہ کے ٹریکٹ کے متعلق یہ ذکر کر کے کہ اس کی کاپیاں دہلی دروازہ سے باہر مرکز تنظیم اہلسنت والجماعت کے عظیم الشان جلسے میں تقسیم ہوئیں لکھا ہے۔

"اس اشتہار میں بیان کیا گیا ہے کہ الکفنہ ہندوستان کا الہام مرزا بشیر الدین یا اس کی جماعت کو ہرگز نہیں ہوا۔ اور قادیانی مرزائیوں نے اسے کہیں شائع نہیں کیا۔ اور اگر یہ ثابت کر دیا جائے۔ کہ مرزا بشیر یا اس کی جماعت نے کوئی ایسا الہام شائع کیا ہے تو مرزا بشیر ثابت کرنے والے کو ایک ہزار روپیہ انعام دیں گے۔

اس اشتہار کا جواب دیتے ہوئے قاضی احسان احمد شجاع آبادی نے اس عظیم الشان اجتماع میں اعلان کیا کہ مرزا بشیر یہ رقم کسی معتبر شخص کے پاس یا کسی بنک کی تحویل میں بطور امانت۔ کے دیں۔ میں انشاء اللہ الفضل کا پرچہ اس بنک کے منیجر یا اس امین صاحب کو دکھا کر رقم وصول کر لونگا"

چونکہ یہ خبر اخبار زمیندار کے نامہ نگار کی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ قاضی احسان احمد شجاع آبادی اس کی تصدیق کریں کہ انہوں نے یہ کہا ہے۔ کہ وہ مطابق اشتہار امام جماعت احمدیہ کی تحریر پیش کر دینگے جس میں یہ لکھا ہے کہ "الکفنہ ہندوستان" کا انہیں الہام ہوا ہے۔ اور ہم ان کے ایسی تحریر پیش از دینے پر انہیں ایک ہزار روپیہ انعام دیدیں گے۔

احراری اور ان کے ہمنوا مخالفین کے طرز عمل سے یہ تو ظاہر ہے کہ ایک ہزار روپیہ کا انعام سنکر تو ان کے موہنہ سے رال ٹپکنے لگتی ہے۔ اور دل میں روپیہ کے حصول کے لئے تمناؤں کا ایک طوفان بپا ہو جاتا ہے۔ اور چاروناچار ان کی زبان سے ایک ہزار روپیہ کا مطالبہ ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ لیکن نہیں یہ خیال نہیں آتا۔ کہ جن لوگوں نے اشتہارات شائع کئے ہیں۔ اور ایک جھوٹ کی بنا پر لاکھوں افراد پر مشتمل جماعت کو غدار اور دشمن پاکستان قرار دے رہے ہیں۔ ان کا اخلاقی فرض ہے۔ خواہ انہیں کچھ دیا جائے یا نہ۔ احمدی اور غیر احمدی مسلمانوں کے مطالبہ پر وہ تحریر بتائیں۔ جس میں امام جماعت احمدیہ نے انہیں اس اخلاقی فرض کے پورا کرنے پر ایک ہزار روپیہ کے انعام دینے کا وعدہ کیا ہے۔ میں پھر حضور کے چیلنج کے الفاظ لکھ دیتا ہوں۔ آپ مشتہرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اگر اس اشتہار میں تم نے سچ بولا ہے۔ تو میں ایک ہزار روپیہ تمہارے لئے انعام مقرر کرتا ہوں کہ وہ میری تحریر پیش کرو جس میں میں نے یہ لکھا ہو کہ الکفنہ ہندوستان کی تائید میں مجھے الہام ہوا ہے۔ یا یہ کہ پاکستان کے عارضی ہونے کے بارے میں مجھے الہام ہوا ہے۔ اگر تم ایسا ثابت کر دو۔ تو فوراً ایک ہزار روپیہ میں تم کو انعام دونگا"

پس اگر ایڈیٹر آزاد یا قاضی احسان احمد شجاع آبادی حضرت امام جماعت احمدیہ کی وہ تحریر پیش کر دیں۔ جس میں یہ لکھا ہو کہ انہیں "الکفنہ ہندوستان" کا الہام ہوا ہے۔ تو انہیں ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ یا اگر گوجرانوالہ شہر کا اپنے آپ کو ناظر دعوۃ و تبلیغ قرار دینے والا اور ملتان شہر کا اپنے کو ناظم اعلےٰ انجمن خدام احمد صلے اللہ علیہ وسلم لکھنے والا یا کوئی اور احراری ایسی تحریر پیش کر دے۔ تو ان کو ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ مگر کیا یہ لوگ ایسی تحریر جس میں جماعت احمدیہ نے لکھا ہو کہ مجھے الکفنہ ہندوستان کا الہام ہوا ہے پیش کریں گے ہرگز نہیں؟ وہ جانتے ہیں اور خدا شاہد ہے کہ وہ جھوٹے ہیں اور عنقریب تمام دنیا جان لے گی کہ مشتہرین نے جھوٹ بولا ہے۔ اور باقی احراری جھوٹ کی تائید کر کے اپنے کذب پر مہر لگا رہے ہیں۔

درخواست دعا

میرے محترم بھائی محمد صدیق صاحب واقف زندگی طالب علم جامعہ احمدیہ درجہ اولیٰ اور دیگر طلباء کی سالانہ امتحان میں نمایاں کامیابی کیلئے احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔ محمد سلیم فرنگی

ربوہ میں درویشوں کے اہل و عیال کیلئے مکانوں کی تجویز

مخیر احباب کیلئے خدمت اور ثواب کا عمدہ موقعہ

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

اس وقت کئی درویشوں کے رشتہ دار مکان کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ اب تک ایسے درویشوں کے بیوی بچے عارضی طور پر کسی نہ کسی رشتہ دار کے پاس ٹھہر کر گذارہ کرتے رہے ہیں۔ لیکن عرصہ لمبا ہو جانے کی وجہ سے مشکلات دن بدن بڑھ رہی ہیں اس کے علاوہ بعض صورتوں میں درویشوں کے اہل و عیال کی خاطر خواہ دیکھ بھال کا بھی کوئی انتظام نہیں اور پھر کئی قومی بچے تعلیم و تربیت سے بھی محروم رہتے جا رہے ہیں

ان حالات میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے یہ تجویز کی گئی ہے کہ ربوہ میں مستحق درویشوں کے رشتہ داروں کے لئے فی الحال پندرہ عدد عارضی مکانات تعمیر کرائے جائیں۔ یہ مکانات کچے ہوں گے اور اوسطاً دو اڑھائی سو روپیہ فی مکان خرچ آئے گا۔

پس جماعت کے ذی ثروت اور مخیر دوستوں سے تحریک کی جاتی ہے کہ وہ اس کار خیر میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جماعت کے دوستوں کو یہ بات کبھی نہیں بھولنی چاہئے کہ اس وقت قادیان کے درویش وہ فرض ادا کر رہے ہیں۔ جو دراصل ساری جماعت کا فرض ہے۔ پس ان کی خدمت حقیقتاً بڑے ثواب کا موجب ہے۔

یہ چندہ محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ (متصل چنیوٹ) کے نام بھجوانا چاہیئے۔ اور منی آرڈر کے کوپن پر نوٹ کر دیا جائے کہ یہ چندہ درویشوں کے اہل و عیال کے مکانوں کی تعمیر کے واسطے ہے اور ساتھ ہی مجھے بھی اطلاع بھجوا دی جائے تا میں اپنے ریکارڈ میں درج کر کے اخبار میں اعلان کرا سکوں۔ وجزاکم اللہ احسن الجزاء محاسب صاحب کی خدمت میں لکھا جا رہا ہے کہ وہ اس فنڈ کے لئے ایک علیحدہ امانت کھول دیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ رتن باغ لاہور ۲۱/۳/۵۰

روزنامہ الفضل لاہور

۲ اپریل ۱۹۵۰ء

جدوجہد ہر ماحول میں ضروری ہے

اسلام چونکہ ایک عالمگیر دین ہے۔ اس لئے اس میں جو اصول زندگی کے پیش کئے گئے ہیں۔ وہ بھی عالمگیر ہیں اور ایسے ہیں۔ کہ اپنی امتیازی خصوصیت رکھتے ہوئے دنیا کے مختلف زمانی اور مقامی حالات میں ان پر عمل کیا جاسکتا ہے۔ بے شک اسلامی اصولوں کے بروئے کار آنے کے لئے سب سے بہتر ماحول وہی ہے۔ جس میں نہ صرف تمام سوسائٹی ہی ایسی ہونی چاہیئے۔ جو ان اصولوں کو بروئے کار لانے کی خواہشمند ہو بلکہ حکومت بھی انکے لئے ممد ومعاون ہو۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ابھی دنیا پر وہ حالت نہیں آئی۔ کہ تمام دنیا ایسی بن گئی ہو۔ یہ تو ممکن ہے کہ کسی خاص علاقہ میں کوئی ایسی حکومت قایم ہو جائے۔ جو زیادہ سے زیادہ اسلامی اصولوں کو بروئے کار لانے کے لئے کوشاں ہو۔ مگر ایسی محدود حکومت بھی کسی نہ کسی حد تک ضرور دوسرے ممالک سے جہاں اسلامی حکومتیں نہیں۔ بین الاقوامی معاملات کی حد تک متاثر ہو گی۔

خود موجودہ زمانہ اس بات کی بین دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو عالم الغیب ہے اسلام جیسے عالمگیر دین کے لئے ضرور ایسے اصول وضع کئے ہوں گے۔ کہ جو ایسے زمانہ میں بھی کہ جب اسلام ۔۔۔ پھولنے پھلنے کے لئے ۔۔۔ بروئے کار آسکیں۔

اسلام موجودہ غلبہ باطل ۔۔۔ بود ہو جاتا۔ یہ درست ہے کہ ۔۔۔ جاتا ہے۔ جہاں باطل کا اثر کم سے کم ہو اور ہر سچے مسلمان کا فرض ہے کہ وہ ایسا ماحول پیدا کرنے کی جدوجہد کرے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ہر عہد اور دور کے مخصوص حالات کے مطابق ہی ایسی جدوجہد ہو سکتی ہے۔

اسلام بے شک اپنی ذات میں ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس کے اصول اٹل ہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم ان اٹل اصولوں پر ایسے ماحول میں قطعاً قائم نہیں رہ سکتے۔ جو اسلامی اصول کے پھولنے پھلنے کے لئے بہترین نہیں۔ اسلام کے جو بنیادی اصول ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ نے ایسے بنائے ہیں کہ ایسی حکومت میں بھی جو ہے تو غیر اسلامی مگر انسان کی فطری آزادی کے اصولوں پر بنائی گئی ہو۔ انسان ان پر عمل پیرا ہو سکتا ہے۔

بے شک ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ ہر حکومت کو جائز طریقوں مثلاً تبلیغ وغیرہ سے اسلامی بنانے کی کوشش کرے۔ اور حکومت میں جتنے بھی سوراخ اسلامی حکومت کے قیام کے لئے مفید ہوں ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے۔

اس وقت شاید دنیا میں ایک بھی حکومت ایسی نہیں ہے۔ جس کو مکمل تو کیا کسی حد تک بھی ہم اسلامی حکومت کہہ سکتے ہیں۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اکثر ایسی حکومتیں موجود ہیں جو ہیں تو غیر اسلامی مگر اپنے تئیں غیر مذہبی حکومتیں کہتی ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت کا اپنا مذہب کوئی نہیں۔ لیکن رعایا کو آزادی ہے کہ جس مذہب کو چاہیں اختیار کر لیں۔ ان میں سے بعض تو ایسی ہیں جو واقعی ان ہی معنے میں غیر مذہبی ہیں مگر مذہب کے پھولنے پھلنے کے خلاف ہیں۔

ظاہر ہے کہ جب تک صحیح اسلامی حکومتیں قائم نہ ہوں۔ اس وقت تک ہر حکومت کے رہنے والے مسلمانوں کا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو اس حد تک اسلامی اصولوں پر خود بھی عمل کرے۔ اور ہو سکے تو دوسروں کو بھی ان اصولوں پر عامل بنانے کی کوشش کرے۔ موجودہ ہمہ گیر باطل سے نجات حاصل کرنے کا اس سے بہتر کوئی طریق ہو ہی نہیں سکتا۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلام کے بنیادی اصول ہیں کہ موجودہ دور باطل میں اکثر غیر اسلامی حکومتوں میں رہ کر بھی انسان ان پر اس طرح عمل کر سکتا ہے۔

اسلام کا بنیادی اصول کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔ صرف زبان سے کلمہ پڑھ دینا کافی نہیں۔ بلکہ نہ صرف اس پر دل سے ایمان لانا ضروری ہے۔ بلکہ چند اصولی اعمال بھی ہیں جو اس کی دونوں لسانی اور قلبی حفاظت کے لئے ضروری ہیں۔ وہ اعمال نماز۔ روزہ۔ حج اور زکوٰۃ ہیں۔ اب اگر کسی غیر اسلامی حکومت میں ہمیں ان اعمال کی ادائیگی کی اجازت ہے۔ تو پھر ان کو اس طرح بجا نہیں لانا چاہیئے۔ کہ وہ محض چند جامد اعمال بنکر رہ جائیں۔ بلکہ جہاں تک ممکن ہو ان کو ایسی صورت میں ادا کرنا چاہیئے۔ کہ ان اعمال کا جو حقیقی مقصد ہے وہ پورا ہو۔ مثلاً اگر ہم یہ سمجھ لیں۔ کہ بس ان اعمال کو بجالانے سے ہی ہم نجات پا جائیں گے۔ تو یہ کافی نہیں ہو گا۔ ان کو اسلامی سپرٹ کے ساتھ ادا کیا جائے اور جس قدر ان سے اسلامی مقاصد کے حصول کے لئے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں اٹھائیں۔

انگریزوں سے پہلے ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت تھی۔ اس لئے جو سیاسی انقلاب ہوا۔ ضرور تھا کہ اس سے مسلمان بے حد متاثر ہوتے جوں جوں انگریزی تسلط بڑھتا گیا۔ عام مسلمان اسلام کو چھوڑتے چلے گئے۔ اور جو اسلامی ارکان پر عامل بھی رہے۔ تو اس طرح سے رہے کہ اسلامی مقصد کو اس سے کوئی تقویت نہ پہونچ سکی۔ ایک طرف تو سیاسی رجحانات بڑھ گئے۔ تو دوسری طرف بے روح اعمال رہ گئے۔ آخر یہاں تک نوبت پہونچی کہ اسلام کی تعبیر صرف سیاست سے ہونے لگی۔

ایسے حالات تھے کہ مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور ہوا۔ آپ نے ایک ایسی جماعت کی بنیاد رکھی جو غیر اسلامی حکومت میں بھی اسلامی ارکان پر اس طرح عمل پیرا ہوئی کہ ان اسلامی اصولوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جاسکے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج جہاں دنیا کے پردے پر ایک بھی ایسی اسلامی حکومت موجود نہیں۔ جس میں پورے اسلام پر عمل کیا جاسکے۔ یہ جماعت خدا کے فضل سے ان اصولوں پر حتی الوسع عمل کر رہی ہے۔ اگرچہ اس جماعت کا اعتقاد ہے۔ کہ قانوناً قائم شدہ حکومت کی وفاداری اور ملکی قانون کا احترام کرنا ضروری ہے۔ اس کے باوجود انگریزی عہد میں بھی یہ جماعت اسلامی اصولوں کی ان ملکوں کے مسلمانوں سے بھی زیادہ پابند رہی۔ ہے۔ جہاں کی آبادی خالص مسلمان ہے یا اس کی اکثریت مسلمان ہے۔

اس جماعت نے نہ صرف اسلامی ارکان کی صحیح معنوں میں پابندی کی ہے۔ بلکہ تمام اسلامی اصولوں پر بھی سب مسلمانوں کی نسبت زیادہ کاربند رہی ہے اور اس نے عملاً ثابت کر دیا ہے۔ کہ ایک غیر اسلامی حکومت میں رہ کر بھی انسان اسلامی اصولوں کی پابندی کافی حد تک کر سکتا ہے۔ (باقی)

پتہ مطلوب ہے

عطاء اللہ خان، بہادر اللہ خان اور ذکاء اللہ خان پسران الشیخ نور الدین احمدی تاجر محلہ دار الفتوح قادیان کا اب تک پتہ نہیں لگ سکا کہ وہ قادیان سے نکلنے کے بعد کہاں آباد ہوئے ہیں۔ اگر کسی دوست کو انکا علم ہو۔ یا وہ بذات خود اس اعلان کو پڑھیں تو نظارت ہذا کو اپنے مکمل پتہ سے اطلاع دیں۔

ناظر امور عامہ ربوہ

ممبرات لجنہ اماء اللہ کے لئے ضروری اعلان

ممبرات لجنہ اماء اللہ کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ غلام نوازی خاکسار کو مجلس شوریٰ میں لجنہ اماء اللہ کی آراء پیش کرنے کے لئے نامزد فرمایا ہے مجالس لجنہ اماء اللہ کو چاہیئے کہ اپنی مقامی جماعت سے اگر انہیں ایجنڈا موصول نہ ہوا ہو۔ ایجنڈا حاصل کریں۔ اور جمعرات تک اپنی آراء محترمہ جناب سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو ربوہ پہونچا دیں۔ تاکہ بروقت ان کی آراء مجلس شوریٰ میں پیش ہو سکیں۔

خاکسار۔ غلام محمد اختر ڈویژنل پرسنل آفیسر ریلوے لاہور

مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کا معیار میٹرک پاس ہوگا

اب تک مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت میں وہ طالب علم داخل کئے جاتے تھے۔ جو مڈل پاس کر کے آتے تھے۔ لیکن اب نئے تعلیمی سال سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مدرسہ احمدیہ میں داخلے کے معیار کو میٹرک پاس تک قرار دے دیا ہے۔ یہ اعلان کہ میٹرک پاس طلباء کونسی کلاس میں داخل کئے جائیں گے۔ وہ آیا ان کی استعداد کے مطابق کوئی سپیشل کلاس جاری کی جائے گی کہ نہیں جو پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ کی طرف سے بعد میں کیا جائے گا۔ ۔۔۔ تعلیم و تربیت کی طرف سے وضاحت کی جاتی ضروری ہے کہ جن طلباء کو دوران سال میں لکھا گیا تھا کہ وہ مڈل پاس کر کے مدرسہ احمدیہ میں آ جائیں وہ اس اطلاع نامے کو منسوخ سمجھیں۔ اور داخلہ کے متعلق دریافت کرنے کے لئے پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ سے خط و کتابت فرمائیں۔

(نائب ناظر تعلیم و تربیت)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

قلب یورپ میں اسلام کی برتری کا اعلان

سوئٹزرلینڈ میں احمدی مجاہدین کی تبلیغی سرگرمیاں

رسالہ "اسلام" کی اشاعت۔ قرآن مجید کے جرمنی ترجمہ پر نظر ثانی

(از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی اے انچارج سوئٹزرلینڈ مشن)

زمانہ کی مہار کو چلانے والا خدا دنیا کو اس راہ پہ لا رہا ہے کہ جس پہ اسے دو باتوں میں سے ایک کو اختیار کرنا ہوگا۔ یا اسلام کی تعلیم کو اس کے تمام دعووں اور تفاصیل کے ساتھ قبول کرنا اور یا آپس میں ٹکرا کر ظلمت و بربادی کے گڑھوں میں گر جانا۔ لیکن اسلام کو قبول کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ ان لوگوں پہ اس آسمانی ہدایت نامہ کی خوبیاں ایک ایک کر کے اور کھول کھول کر بیان کر دی جائیں تا مومنوں کا ایمان پختہ ہو اور نہ ماننے والوں پہ حجت پوری ہو۔ یہی غرض ہے جس کو پورا کرنے کے لئے ہمارے تبلیغی مشن ان ممالک میں بھی کام کر رہے ہیں۔ ماہ فروری میں سوئٹزرلینڈ میں اسلام کے اقتصادی نظام کی خوبیوں کو ظاہر کرنے کیلئے ایک عام اجلاس کا انتظام کیا گیا۔

تینتیسویں ۳۳ تبلیغی میٹنگ

یہ اجلاس مورخہ ۲۸ فروری کو منعقد ہوا۔ سب سے پہلے خاکسار نے اسلام کے اقتصادی نظام کے ستون بیان کئے۔ یعنی سود کی ممانعت۔ شراب جوا اور دیگر فضول کاموں میں روپیہ خرچ کرنے کی ممانعت وراثت کا قانون۔ زکوٰۃ۔ طوعی چندے۔ اس کے بعد ان کی تفاصیل بیان کیں اور پھر حاضرین کو سوالات کا موقعہ دیا۔ ایک صاحب نے کہا کہ علم الحیات کی رو سے انسان دنیا میں اہم ترین مخلوق نہیں ہے اس لئے یہ کیونکر سمجھا جائے کہ سب کچھ اس کے فائدے کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔ ایک صاحب نے پوچھا کہ مخلوق کا ایک نقطہ مرکزی ہونا کیوں ضروری ہے۔ بعض لوگوں نے شراب کی حرمت پہ سوالات کئے۔ اور اسی طرح مردوں کیلئے ریشم وغیرہ کی ممانعت پہ بھی۔ سب سوالات کے جواب دئیے گئے۔ آخر میں خاکسار نے اسلام کے اقتصادی نظام کا کمیونزم سے مقابلہ کیا اور موخرالذکر نظام کے نقائص بیان کئے۔ حاضرین میں پرچہ "اسلام" کا نیا شمارہ بھی تقسیم کیا گیا۔ اسی طرح سیرۃ النبیؐ کے نسخے بھی تقسیم کئے گئے۔

پرچہ "اسلام" کا مارچ نمبر

ماہ کے آخری ایام میں پرچہ "اسلام" کی تیاری کا کام پایہ تکمیل کو پہنچا۔ "میں نے اسلام کیوں قبول کیا" کے عنوان سے ایک سلسلہ مضامین شروع کیا گیا ہے۔ جس میں مختلف ممالک کے یورپین احمدی اپنے اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔ اس سلسلہ میں پہلا مضمون ہماری ڈچ احمدی بہن محترمہ ناصرہ زہران کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآرا تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا جرمن ترجمہ بھی شروع کیا گیا ہے۔ یہ ترجمہ اصل متن کو مدنظر رکھ کر کیا جا رہا ہے۔ پہلی قسط پرچہ "اسلام" میں شائع کی گئی۔ خدا تعالیٰ اسے بااحسن وجوہ پایہ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس ضمن میں یہ ذکر بھی ضروری ہے کہ باہمی مشورہ سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ جرمنی میں بھی پرچہ "اسلام" کی معقول تعداد میں اشاعت ہو۔ چنانچہ برادرم چوہدری عبداللطیف صاحب سے فیصلہ کر کے اب پرچہ کی خاصی تعداد جرمنی کے لئے بھی چھاپی جاتی ہے خدا تعالیٰ اسے دونوں مشنوں کے لئے مفید اور بابرکت بنائے۔ آمین۔ تھوڑی تعداد میں پرچہ فلسطین، امریکہ اور ہالینڈ بھی بھجوایا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کی مقبولیت اور ہر دلعزیزی بڑھتی جا رہی ہے۔ ایک صاحب نے فرانس سے لکھا تھا کہ وہ "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے ترجمہ کا بےتابی سے انتظار کر رہے ہیں۔

متفرق امور

ایک روز ایک صاحب نے "اسلام" کے موضوع پہ لیکچر دیا۔ خاکسار نے بعد میں اس سے پوچھا کہ کن آیات کی رو سے اسلام غلامی کی تعلیم دیتا ہے اس نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ اس پہ خاکسار نے اس بارہ میں نیز تقدیر کے بارہ میں اصل تعلیم پیش کی۔ اس موقعہ پہ ایک صاحب جو ہماری میٹنگوں میں شامل ہوتے رہتے ہیں اور اسلامی تعلیم سے متاثر ہیں بھی موجود تھے۔ انہوں نے وضاحت کر کہا کہ اسلام کے موضوع پہ کتابیں لکھنے والے خود قرآن کریم کو سمجھ نہیں سکتے اس لئے غلط باتیں لکھ دیتے ہیں۔ مثال کے طور پہ جنگ دفاعی طور پہ جائز ہے۔

ایک قصبہ باڈن میں تبلیغی اجلاس کا انتظام کیا گیا لیکن بوجہ دن کے مناسب نہ ہونے کے ملتوی کرنا پڑا۔

ہو اب ۷ مارچ کو ہے۔ اللہ تعالیٰ کامیاب بنائے۔ قرآن کریم کے جرمن ترجمہ کی آخری نظرثانی کا کام کیا جا رہا ہے۔

مقامی احباب کی تربیت کی طرف بھی توجہ دی جاتی رہی۔ قرآن کریم کی کلاس منعقد ہوتی۔ بعض افراد ملاقات کے لئے آئے۔ بعض کو ضروری لٹریچر بھجوایا گیا۔

برادران مولوی غلام احمد بشیر اور محمد اسحٰق ساقی صاحبان چار سال کا عرصہ یورپ میں کام کرنے کے بعد پاکستان جاتے ہوئے یہاں سے گذرے۔ خاکسار کو ان احباب سے مل کر بڑی خوشی ہوئی۔ کیونکہ جنوری ۱۹۵۱ء میں خاکسار نے انہیں لنڈن میں خیر مقدم کہنے کی سعادت پائی تھی اور اب پھر کامیاب مراجعت پہ الوداع کہنے کا بھی موقعہ ملا۔ احباب سے کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ ۱۴ اور ۲۸ مارچ کو زیورک میں تبلیغی اجلاس ہو رہے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے قلم سے صداقت حضرت مسیح علیہ السلام کی ایک دلیل

(از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری (الصور))

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنی تفسیر ثنائی میں نبی کے نہ جھوٹے ہونے کی جو دلیل بائیبل سے دی ہے۔ اور قرآن مجید بھی اس کی تصدیق کرتا ہے۔ اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت بھی روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ مولوی صاحب نے اس معیار کو اپنی تفسیر میں شائع کر کے تمام لوگوں کو عموماً اور فرقہ اہل حدیث کو خصوصاً متوجہ بھی کیا ہے۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔

"اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ نبی میرا نام لے کر کہے گا نہ سنے گا تو میں اس کا اس سے حساب لوں گا۔ لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے حکم نہیں دیا۔ یا اور معبودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جائے گا۔"

"عبارت زیر خط واضح طور پہ ہمیں ایک قانون الٰہی سے آگاہ کرتی ہے اور بتلاتی ہے کہ نظام عالم میں جہاں اور قوانین الٰہی ہیں یہ بھی ہے کہ کاذب مدعی کی نبوت کی ترقی نہیں ہوتی بلکہ وہ جان سے مارا جاتا ہے[1]۔

واقعات گذشتہ سے بھی اس امر کا ثبوت پہنچتا ہے کہ خدا نے کبھی کسی جھوٹے نبی کو سرسبزی نہیں دکھائی۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں باوجود غیر متناہی مذاہب ہونے کے جھوٹے نبی کی امت کا ثبوت مخالف بھی نہیں بتلا سکتے۔ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کے واقعات تاریخ دانوں سے پوشیدہ نہیں کہ کس طرح ان دونوں نے اپنے اپنے زمانہ میں حضور اقدس فداہ روحی کا جاہ و جلال دیکھ کر دعوی نبوت کئے اور کیسے کیسے خدا پہ جھوٹ باندھے لیکن آخر کار خدا کے زبردست قانون کے نیچے آ کر کچلے گئے اور کس ذلت اور رسوائی سے مارے گئے کہ کسی کو گمان بھی نہ تھا۔ حالانکہ تھوڑے دنوں میں بہت کچھ ترقی کر چکے تھے"

(مقدمہ تفسیر ثنائی جلد اول ص۱۶)

اب مولوی صاحبان خصوصاً فرقہ اہلحدیث کیلئے قابل غور سوال یہ ہے کہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اگر نعوذ باللہ جھوٹے تھے تو کیوں اس زبردست قانون الٰہی سے . . . . . . خدا تعالیٰ نے . . . . . . باہر رکھا جس سے یقیناً یہی معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو دھوکہ نہیں لگا۔ مولوی صاحبان کو حسب معمول دھوکا لگ رہا ہے۔

---

[1] حاشیہ۔ "اس سے یہ نہ کوئی سمجھے کہ جو نبی قتل ہوا وہ جھوٹا ہے بلکہ ان میں عموم و خصوص مطلق ہے۔ یعنی . . . یہ مطلب ہے جیسا کوئی کہے کہ جو شخص زہر کھاتا ہے مر جاتا ہے۔ اس کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ ہر مرنے والے نے زہر ہی کھائی ہے۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ جو کوئی زہر کھائے گا وہ ضرور مرے گا۔ اور اگر اس کے سوا بھی کوئی مرے تو ہو سکتا ہے گو اس نے زہر نہ کھائی ہو۔ یہی تمثیل ہے کہ دعوی نبوت کاذبہ مثل زہر کے ہے جو کوئی زہر کھائے گا ہلاک ہوگا۔ اگر اس کے سوا بھی کوئی ہلاک ہو تو ممکن ہے۔ ہاں یہ نہ ہوگا کہ زہر کھانے والا بچ رہے۔"

(حاشیہ صفحہ ۱۶ تفسیر ثنائی)

درخواست دعا

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مجھے دینی اور دنیاوی ترقیات عطا فرمائے اور مشکلات سے نجات دے۔ محمد اسمٰعیل کاتب

"مرزائی نامہ" ــــ اور ــــ "حق دفاع"

(از مکرم مرزا محمد حیات صاحب تاثیر)

کتاب "مرزائی نامہ"، جس کا اشتہار آج کل اخبار آزاد میں چھپ رہا ہے۔ مرتضیٰ احمد خان صاحب مدیر مغربی پاکستان نے ۱۹۳۸ء میں مکمل کر کے تاج کمپنی سے شائع کی۔ جہاں تک میں نے اس کتاب کے پڑھنے کے بعد اثر لیا ہے وہ یہ ہے کہ محترم مصنف نے ادھر ادھر سے مختلف حوالہ جات تو جمع کر لئے ہیں مگر خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی کتاب دیکھنے کی تکلیف گوارا نہیں کی۔ حالانکہ ایک مذہبی محقق کے لئے یہ بات از حد ضروری ہے۔ کہ وہ خود اس مذہب کے لٹریچر کا مطالعہ کرے۔

چنانچہ کتاب کے صفحہ ۱۲ پر "مرزائے قادیان کا خدا" کی سرخی کے ماتحت ایک عبارت نقل کرتے ہوئے حوالہ یوں درج کیا گیا ہے "(توضیح مرام صفحہ ۷۵)" حالانکہ حضرت اقدس علیہ السلام کی کوئی بھی کتاب آج تک اس نام سے شائع نہیں ہوئی۔ معلوم ہوتا ہے کسی معترض کی کتاب سے حوالہ نقل کیا اور جو کچھ وہاں لکھا تھا اسی طرح مکھی پہ مکھی مار دی ورنہ اصل کتاب اگر دیکھنے کی تکلیف گوارا کی گئی ہوتی تو کتاب کا یہ نام کبھی نہ لکھا جاتا۔ لیکن ممکن ہے میرے فاضل مصنف اسے سہو کتابت قرار دے دیں۔ اس لئے ایک دوسرا حوالہ جو کتاب کے اسی صفحہ پر درج کیا گیا ہے پیش کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ

ربنا عاج
ہمارا پروردگار ہاتھی دانت ہے
(براہین ۴ صفحہ ۵۵۶)

جہاں تک عربی الفاظ کا تعلق ہے یہ ایک الگ بحث ہے کہ ان کی حقیقت کیا ہے۔ مگر فاضل مصنف کے عربی الفاظ کے ساتھ ان کا ترجمہ بھی کر دیا ہے اور اسی کے بعد براہین کا حوالہ درج کیا ہے۔ جس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ گویا خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہی ان الفاظ کا یہ ترجمہ کیا ہے۔ لیکن یہ سراسر غلط ہے۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے نہ صرف براہین بلکہ کسی کتاب میں بھی ان الفاظ کا یہ ترجمہ نہیں کیا اور مصنف نے لوگوں کو جان بوجھ کر گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے نہ معلوم یہ لوگ غلط بیانی کرتے ہوئے کیوں خدا کا خوف نہیں کرتے۔

لہٰذا میں فاضل مصنف کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر وہ ان الفاظ کا یہ ترجمہ جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہوئے اپنی کتاب کے صفحہ ۱۲ پر درج کیا ہے حضرت اقدس علیہ السلام کی کسی بھی کتاب میں سے دکھا دیں ــ میں ان کی محققانہ قابلیت کا قائل ہو جاؤں گا۔ لیکن اگر وہ ایسا نہ کر سکیں اور ہرگز ہرگز ایسا نہ کر سکیں گے۔ تو میں ان کی خدمت میں صرف اس قدر عرض کرنے کی جرأت کروں گا کہ محترم مرتضیٰ احمد خان صاحب اپنی علمی شہرت کو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں۔

یہاں تک میرا مقصد یہ ظاہر کرنا تھا کہ کتاب "مرزائی نامہ"، کا پایۂ تحقیق کس قدر بلند ہے اور فاضل مصنف نے کس محنت اور دیانتداری سے حوالہ جات جمع کر کے لوگوں کو حق پہچانے کی کوشش کی ہے۔

مگر بعض دفعہ ایک مخالف سے مخالف انسان بھی حق بات کہہ جاتا ہے اور وہ ہرگز یہ نہیں سمجھ رہا ہوتا کہ وہ اپنے مخالف کی تائید میں ہی سب کچھ کہہ رہا ہے۔ چنانچہ محترم مصنف نے کتاب کے صفحہ ۳۳ پر "جہاد فی سبیل اللہ" کی سرخی کے ماتحت جو کچھ اپنی طرف سے تحریر فرمایا ہے۔ بعینہ وہی عقیدہ ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ

(ا) "ہمیں حکم ہے کہ کافروں سے ویسا ہی سلوک کریں۔ جیسا کہ وہ ہم سے کرتے ہیں اور ہم اس وقت تک تلوار نہ اٹھائیں جب تک کہ وہ ہم پر تلوار نہ اٹھائیں"۔
(حقیقۃ المہدی صفحہ ۱۹ ترجمہ از عربی)

(ب) "وجب علی المومنین ان یحاربوھم ان لم ینتھوا"
(نور الحق حصہ اول صفحہ ۲۶)

کہ جب تک کافر لڑائی سے باز نہ آویں مومنوں پر فرض ہے کہ دفاعی طور پر ان سے جنگ کرتے رہیں۔

یہ دونوں حوالے صاف بتا رہے ہیں کہ دفاعی طور پر کفار سے جہاد بالسیف کرنے سے آپ نے کبھی بھی منع نہیں فرمایا۔ اور یہی جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے۔ ہاں بعض علماء کے من گھڑت جہاد سے جس میں کفار کو تلوار کے زور سے مسلمان بنانے کی تلقین کی جاتی ہے ہمیشہ ہی آپ نے رد کیا ہے۔ اور اسے قرآن پاک کی تعلیم لا اکراہ فی الدین کے سراسر خلاف قرار دیا ہے۔

اس کے بعد میں وہ عبارت نقل کرتا ہوں جو مصنف نے اپنی کتاب کے صفحہ ۳۳ پر "جہاد فی سبیل اللہ" کی سرخی کے ماتحت تحریر فرمائی ہے۔ لکھتے ہیں کہ

"قرآن حکیم میں جس طرح نماز، روزہ حج اور زکوٰۃ جیسے بنیادی اسلامی ارکان کی ادائیگی کے لئے مسلمانوں کو جابجا صاف اور صریح احکام دیئے گئے ہیں اسی طرح حضرت باری تعالیٰ عز اسمہ نے مسلمانوں کو دین مبین کی حفاظت اور اپنے ناموس، جانوں اور اموال کی مدافعت کے لئے جابجا قتال فی سبیل اللہ کی تاکید کی ہے۔ اور اس فریضہ مقدس کی بجا آوری کے لئے اس قدر وضاحت کے ساتھ احکام صادر فرمائے ہیں۔ جن میں ہر قسم کی صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کے لئے پورے پورے قواعد وضوابط بیان کر دیئے گئے ہیں۔

اسلام چونکہ دین کامل ہے اس لئے وہ ظلم وجور اور استبداد وحق ناشناسی سے بھری ہوئی اس دنیا میں اپنے متبعین کو اولین لازمۂ حیات یعنی حق دفاع سے محروم نہیں کر سکتا تھا۔ قرآن حکیم چونکہ خدا کا آخری اور مکمل پیغام ہے اس لئے اس میں قیامت تک کے لئے ایک دفاعی دستور العمل کا بالتصریح بیان ہونا لازمی امر تھا۔ حضرت ختمی مرتبت صلے اللہ علیہ وسلم (بابی وامی) نے اپنے اسوۂ حسنہ سے اور قرآن پاک نے نہایت کھلے الفاظ میں زندگی کی یہ ضرورت مسلمانوں پر واضح کر دی۔ اور بتا دیا کہ مسلمانوں کو قتال کے دفاعی حق سے حتی لا تکون فتنة ویکون الدین کلہ للہ (انفال ع ۵) کی کیفیت پیدا ہونے تک یا بالفاظ دیگر حتی تضع الحرب اوزارھا۔ کا وقت آنے تک غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ قتال فی سبیل اللہ کی اہمیت پر حکمائے امت اور مفسرین ام الکتاب نے اس حد تک استدلال فرمایا ہے کہ تمام فرائض انفرادی واجتماعی یعنی نماز روزہ حج و زکوٰۃ کا ماحصل اسے اور فقط اسے قرار دیا ہے اور اس حقیقت کو ساری دنیا تسلیم کرتی ہے کہ قتال کے دفاعی حق کو استعمال کئے بغیر نہ تو دنیا سے ظلم و تعدی کا استیصال ممکن ہے اور نہ کوئی قوم عزت و آزادی کی زندگی بسر کر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے سورہ صف میں قتال فی سبیل اللہ کو ایسی تجارت بیان فرمایا ہے۔ جو انسان کو عذاب الیم سے بچانے کی کفیل ہے۔ اور جس کے معاوضہ میں مسلمانوں کو جنت کا وعدہ دیا گیا ہے" (صفحہ ۳۳)

اس کے بعد میں فاضل مصنف کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ یہ نہ سمجھیں کہ جو حوالہ جات اس بارہ میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے درج کئے ہیں انہیں میں نے نہیں پڑھا۔ پڑھا اور کئی بار پڑھا۔ مگر اس کے باوجود جو کچھ سمجھا وہ یہی تھا کہ لوگوں کو جبراً مسلمان بنانے سے روکا ہے اور دین کے نام پر اشاعت اسلام کے لئے تلوار اٹھانے سے منع فرمایا ہے اور ایک بھی حوالہ ان میں ایسا نہیں جس سے یہ استنباط کیا جا سکے کہ حضور علیہ السلام نے حق دفاع سے مسلمانوں کو محروم کیا ہو۔ ہاں دین پھیلانے کی نیت سے تلوار اٹھانا نہ ابتدائے اسلام میں جائز تھا نہ اس کے بعد اب تک ہوا اور نہ ہی آئندہ قیامت تک ایسا ہوگا۔

احمدی مستورات کا رسالہ مصباح جاری ہو رہا ہے

احمدی بہنوں کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ رسالہ مصباح ماہ اپریل میں شائع ہو کر ان کی خدمت میں پیش ہو سکے گا۔ انشاء اللہ بعض مشکلات کی وجہ سے اس کا رجسٹرڈ نمبر ابھی تک دستیاب نہیں ہو سکا تھا۔ اب رسالہ بفضلہ باقاعدہ رجسٹرڈ ہو چکا ہے۔

اس دفعہ مصباح کی طباعت اعلیٰ پیمانہ پر کی جا رہی ہے۔ ویسے بھی گرانی زیادہ ہے اس لئے سالانہ چندہ پانچ روپے مقرر کیا گیا ہے۔ تمام احمدی بہنیں اپنی اپنی جگہ اس رسالہ کی وسیع اشاعت کا انتظام فرماویں۔ جزاکم اللہ

(امۃ اللہ خورشید)

دعا ــــــ دعا ــــــ دعا

حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی نصیحت

یہاں ڈیرہ اسمٰعیل خان (صوبہ سرحد) میں احمدی احباب کی طرف سے جلسہ ہونے والا تھا۔ اس جلسہ کے پیش نظر ہماری جماعت کے امیر جناب عبد المنان صاحب نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے جماعت کے لئے رہنمائی طلب کی تھی۔ حضور نے ازراہ شفقت ہمیں اپنی قیمتی ہدایات سے نوازا۔ حضور کی ہدایات کی روحانی افادیت اپنے نتائج کے لحاظ سے اس قدر اہم ہے۔ اسے احباب کے استفادہ کے لئے شائع کرنا مناسب سمجھا گیا۔ حضرت کا ہدایت نامہ جو کہ بذریعہ جناب حضرت کا ہدایت نامہ ہے:-

"آپ کی بھیجی ہوئی مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۵۰ء کی چٹھی جلسہ احمدیہ کو حضور کی خدمت میں پیش کر کے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ "ہدایت اوّل دعا پھر دعا اور پھر دعا۔ الگ الگ روزے رکھیں اور دعائیں کریں اور پھر مجموعی طور پر دعائیں کریں پھر اللہ تعالیٰ پر توکل کریں۔ آسمان سے مدد اترے گی۔ انشاء اللہ"

(خاکسار مرزا منظور احمد ایم۔ ایس سی)

منشی محمد یٰسین صاحب سابق محرر لنگر خانہ کہاں ہیں؟

منشی یٰسین صاحب سابق محرر لنگر خانہ نے اپنے حقوق کے متعلق ایک درخواست دفتر نظارت علیا میں دی تھی مگر انہوں نے اپنا پتہ نہیں لکھا تھا۔ جس پر ان کو جواب دیا جا سکے۔ منشی صاحب موصوف اپنے مکمل ایڈریس سے دفتر کو اطلاع دیں۔ تاکہ ان کی درخواست کا جواب دیا جا سکے۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

کراچی کے اخبارات کے نام ایک تصدیدی خط

ذیل کا خط اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان کی خدمت میں بغرض اشاعت روانہ کیا گیا ہے

مکرم جناب ایڈیٹر صاحب ...... السلام علیکم

کراچی، اور مملکت پاکستان کے بعض دوسرے مقامات پر جو اشتہارات "ناظر دعوۃ و تبلیغ انجمن خدام احمدی" کی جانب سے نشر کئے گئے ہیں۔ وہ جعلی ہیں۔ ہماری جماعت سے اُن کا کوئی تعلق نہیں۔ یہ ہم پر سراسر نا پاک اور جھوٹا الزام لگایا گیا ہے۔ کہ ہم پاکستان کے قیام کو الہاماً عارضی سمجھتے ہیں۔ ہمارا کوئی ایسا عقیدہ نہ الہامی ہے نہ غیر الہامی۔ اور نہ کبھی حضرت امام جماعت احمدیہ نے ایسا فرمایا۔

ہم حکومت سے بھی درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ پاکستان کے ان اندرونی دشمنوں کا پتہ لگائے۔ جو ملک کی پُر امن فضاء کو مکدر کر کے مسلمانوں میں خانہ جنگی کرانا چاہتے ہیں۔ اور بعد ان کے خلاف مناسب کارروائی کرے تا آئندہ اس قسم کے مکروہ افعال کا انسداد ہو۔ (خاکسار عبد الحمید سیکرٹری مجلس عاملہ۔ انجمن احمدیہ کراچی)

تصحیح

الفضل مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۵۰ء جلد ۳۸/۴ میں تعمیر مسجد ربوہ کا سو فی صدی وعدہ پورا کرنے والوں کی جو فہرست شائع ہوئی ہے۔ اس میں غلطی سے غلطی سے بابو محمد بشیر صاحب ڈرافٹسمین منڈی ضلع شیخوپورہ کی رقم -/۱۱ کی بجائے -/۷ روپے شائع ہو گئی ہے۔ احباب اس کی تصحیح فرمائیں۔ (ناظر بیت المال)

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں اپنے بچے بھجوائیے

تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ موسم بہار کی تعطیلات کے بعد ۱۵ اپریل ۱۹۵۰ء کو کھل جائے گا احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنے بچوں کو نئے تعلیمی سال کا آغاز ہوتے ہی یہاں بھجوا دیں۔ ذی استطاعت دوستوں کو اس سکول کی مخصوص تعلیمی فضاء سے متمتع ہونے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے بچوں کے لئے دینی ماحول میں تربیت پانے کے جو مواقع یہاں میسر ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور اپنے ہونہار بچوں کو یہاں بھجوا کر سلسلہ کے تعلیمی ادارہ سے تعاون کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے۔ آمین

(خاکسار سید محمود اللہ شاہ ہیڈ ماسٹر)

"نتیجہ امتحان "دعوۃ الامیر"

گذشتہ سالوں میں جاری شدہ طریق کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کتب سلسلہ کی عادت ڈالنے اور انہیں خدام کے زیر مطالعہ رکھنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "دعوۃ الامیر" صفحہ ۹۸ تک مع ترجمہ قرآن کریم پارہ اوّل نصف کے امتحان کا اعلان کیا۔ یہ امتحان ۲۹ جنوری ۱۹۵۰ء کو منعقد ہوا۔ دفتر مرکزیہ میں کل ۱۶۹ پرچے موصول ہوئے جن میں سے ۱۶۱ کامیاب ہوئے۔ یہ نتیجہ تقریباً ۹۵ فی صدی ہے۔ جامعہ احمدیہ احمد نگر کے عبد الوحید صاحب ۹۵/۱۰۰ نمبر حاصل کر کے اوّل اور فضل عمر ہوسٹل لاہور کے محمد جمیل صاحب چغتائی ۹۲ نمبر حاصل کر کے دوئم رہے۔

کامیاب طلباء کو مجلس مرکزیہ کا شعبہ تعلیم مبارکباد پیش کرتا ہے۔ آئندہ امتحان ۴ جون ۱۹۵۰ء کو ہوگا۔ جس کا نصاب مندرجہ ذیل مقرر ہے۔

کتاب "دعوۃ الامیر" صفحہ ۹۹ تا ۱۹۶ مع ترجمہ قرآن کریم پہلا پارہ رکوع ۹ سے رکوع ۱۶ تک

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

(۲)

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ	نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۵۹	چوہدری رفیق احمد صاحب ساہی	۳۳	۹۰	محمود اعظم صاحب واقف زندگی	۴۷½
۶۰	رشید احمد صاحب فیروز پوری	۶۶	۹۱	محمد خالد صاحب	۴۸
۶۱	مبارک احمد صاحب انصاری	۸۷	۹۲	محمد اکرم صاحب	۶۵
۶۲	لطیف احمد صاحب فرسٹ ائیر	۸۵	۹۳	حمید احمد صاحب حامد	۳۵
۶۳	ریاض قمر صاحب	۴۷	۹۴	لطیف احمد صاحب فرسٹ ائیر	۴۳
۶۴	خواجہ منظور احمد صاحب	۵۲	۹۵	سید رشید عالم صاحب	۴۶½
۶۵	ظفر احمد صاحب ونیس	۴۳	۹۶	احمد الدین صاحب	۶۹
۶۶	ریاض احمد صاحب فرسٹ ائیر	۸۶	۹۷	چوہدری فضل الٰہی صاحب	۶۸½
۶۷	ممتاز احمد صاحب سیکنڈ ائیر	۷۰	۹۸	محمد جمیل صاحب چغتائی	۹۲ دوم
۶۸	آدم خان صاحب	۶۷	۹۹	سعید اللہ خان صاحب	۶۰
۶۹	محمد اشرف صاحب فرسٹ ائیر	۳۳	۱۰۰	فیض احمد صاحب اسلم	۶۵½
۷۰	چودھری عبد الرحمٰن صاحب	۳۴	۱۰۱	محمد اسلم صاحب باجوہ	۸۲½
۷۱	مصلح الدین صاحب	۶۲	۱۰۲	چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب	۴۷
۷۲	صادق محمد صاحب	۴۵	۱۰۳	سید بشیر احمد صاحب	۴۷
۷۳	بشیر احمد صاحب فرسٹ ائیر	۳۳	۱۰۴	چوہدری محمد شعیب احمد صاحب	۵۳
۷۴	سید محمد خیر البشیر محمود احمد صاحب	۴۰	۱۰۵	مبارک احمد صاحب مدرس	۲۹
۷۵	بشیر احمد صاحب الف ایس سی	۴۵	۱۰۶	خیر الدین صاحب	۸۸
۷۶	چوہدری محمد رفیق صاحب سیکنڈ ائیر	۵۸	۱۰۷	شیخ منیر احمد صاحب	۰۸
۷۷	محمد اسحٰق صاحب منصور	۵۰	۱۰۸	محمود احمد صاحب عابد	۴۲
۷۸	سید اعجاز مبارک منیر صاحب	۸۲	۱۰۹	بشارت احمد صاحب بھٹی	۴۳
۷۹	سردار مبشر احمد خان صاحب قیصرانی	۴۶	۱۱۰	منیر الدین صاحب طاہر	۶۱
۸۰	حمید اللہ صاحب واقف زندگی	۷۹	۱۱۱	محمد رمضان صاحب مردر	۴۹½
۸۱	محمد احمد صاحب انور حیدر آبادی	۷۴	۱۱۲	حمید احمد صاحب	۳۵
۸۲	محمد حمید اللہ صاحب فرسٹ ائیر	۶۷	۱۱۳	داؤد احمد صاحب فرسٹ ائیر	۵۰
۸۳	نور دین خان صاحب امجد	۸۹	۱۱۴	محمد صدیق صاحب راولپنڈی	۴۵
۸۴	سید افتخار حسین صاحب	۴۰	۱۱۵	محمد اسمٰعیل صاحب "	۵۶
۸۵	محمود احمد صاحب سیکنڈ ائیر	۴۵	۱۱۶	قریشی بشیر احمد صاحب دہلوی "	۲۲
۸۶	شیخ محمد شفیق صاحب	۹۰	۱۱۷	عبد الغنی صاحب رشدی "	۵۹
۸۷	چوہدری نور دین صاحب فورتھ ائیر	۷۰	۱۱۸	محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ "	۸۳
۸۸	سمیع اللہ صاحب سیال	۷۵	۱۱۹	کمال محمد صاحب اکمل	۸۲
۸۹	سید مبشرات احمد صاحب	۶۰	۱۲۰	محترمہ تیسرہ بی بی صاحبہ	۶۰

۱۲۱	میاں عبدالقیوم صاحب راولپنڈی	۷۷	۱۴۲	عبدالقادر صاحب کراچی ڈرگ روڈ	۷۸
۱۲۲	میاں عبدالرشید احمد صاحب	۴۴	۱۴۳	چوہدری نذیر احمد صاحب	۷۸
۱۲۳	چوہدری بشارت احمد صاحب بی اے جہلم	۷۷	۱۴۴	نذیر احمد صاحب امجد	۷۳
۱۲۴	محمد رفیع صاحب ناصر	۵۰	۱۴۵	عبدالکریم صاحب	۶۹
۱۲۵	عبدالحمید صاحب	۴۰	۱۴۶	محمد اسلم صاحب	۳۴
۱۲۶	رشیدالدین صاحب قمر	۴۵½	۱۴۷	عبدالحمید صاحب امجد	۵۶
۱۲۷	مستری عبدالرحیم صاحب	۴۳	۱۴۸	محمد طفیل صاحب	۴۳
۱۲۸	محمد سعید صاحب	۳۸½	۱۴۹	مبارک احمد صاحب ارشاد لیشاور	۶۰
۱۲۹	حمیدالدین صاحب ناصر اوکاڑہ	۵۲	۱۵۰	محمد ابراہیم صاحب رشید کراچی	۷۰
۱۳۰	چوہدری حاکم علی صاحب	۶۰	۱۵۱	عبدالباسط صاحب صدیقی	۷۰
۱۳۱	عبدالحکیم صاحب اسلم	۴۱	۱۵۲	چوہدری احمد جان صاحب	۶۰
۱۳۲	رشید احمد صاحب صابر	۴۸	۱۵۳	چوہدری عبدالمجید صاحب	۷۰
۱۳۳	[illegible]	۴۰	۱۵۴	چوہدری فیض عالم خان صاحب	۷۶
۱۳۴	ناصر احمد صاحب	۷۹	۱۵۵	چوہدری محمد اسلم خان صاحب [illegible]	[illegible]
۱۳۵	محمد صدیق صاحب	۳۳	۱۵۶	محترمہ انور جہان بیگم صاحبہ	۸۰
۱۳۶	شمس الدین صاحب	۴۴	۱۵۷	محترمہ [illegible] صدیقہ صاحبہ	۷۶
۱۳۷	چوہدری احمد حسن صاحب لونڈ شہر جیلانی	۵۷	۱۵۸	محترمہ آصف جہاں بیگم صاحبہ	۶۲
۱۳۸	دفعدار رسول احمد صاحب	۷۰	۱۵۹	عبدالواحد صاحب صدیقی	۷۲
۱۳۹	کپتان ملک خادم حسین صاحب	۸۵	۱۶۰	محترمہ نعیمہ سلطانہ صاحبہ	۶۸
۱۴۰	محمد ایوب صاحب	۷۷	۱۶۱	محترمہ نسرین صاحبہ بھاگلپور	۵۵
۱۴۱	محمد اشرف صاحب ڈرگ روڈ کراچی	۷۴			

اجلاس صاحب افسر مال پھالیہ ضلع گجرات

بہ اختیارات کلکٹر

محمد اشرف نابالغ ولد جلو قوم گوجر سکنہ نون تحصیل کھاریاں بقاقت تاجہ ولد دتہ قوم گوجر سکنہ کھوڑی تحصیل کھاریاں

بنام

امر سنگھ۔ ہری سنگھ۔ کرتار سنگھ پسران لشن سنگھ اقوام سکھ سکنہ کھوڑی تحصیل کھاریاں

دعویٰ گذاری اراضی مرہونہ واقعہ موضع نون تحصیل کھاریاں

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کر کے چلا گیا ہوا ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار بذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر انہیں کسی قسم کا کوئی عذر ہو تو مورخہ ۲۲-۵-۵۵ کو حاضر عدالت بذا ہو کر پیش کریں بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔ ۲۵-۳-۵۵

دستخط حاکم ......

مہر عدالت

وفات میری ہمشیرہ عزیزہ بیگم موصیہ تھیں جڑانوالہ میں وفات پائی۔ بہت کم لوگ جنازہ میں شریک ہوئے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اس کے بچوں کیلئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں خادم دین بنائے آمین

عبدالکریم مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول احمد نگر

نوٹس

عوام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل ریل کاریں یکم اپریل سے منسوخ ہو جائے گی۔

الف: اے اپ اور بی ڈاؤن لاہور اور سیالکوٹ کے درمیان براستہ وزیر آباد

ب: ڈی اپ اور ڈی ڈاؤن لائل پور اور شورکوٹ روڈ کے درمیان۔

برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ

نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

لیاقت نہرو ملاقات کے متعلق لندن میں اظہار اطمینان

لندن یکم اپریل۔ پاکستان اور بھارت کے وزراء اعظم کے درمیان نئی دہلی میں ملاقات کی اطلاع سے برطانیہ کے تمام سیاسی حلقوں میں بہت اطمینان محسوس کیا جا رہا ہے۔ اور دولت مشترکہ کے تمام دوسرے حکومتوں اور واشنگٹن میں بھی اسی جذبہ کا اظہار ہو رہا ہے۔

مشرقی اور مغربی بنگال کے واقعات اور بعض دوسرے مسائل نے جنہوں نے بھارت اور پاکستان کے درمیان گذشتہ چند مہینوں میں مزید مشکلات پیدا کر دی ہیں۔ علاوہ مسئلہ کشمیر کے طویل مباحثوں کے، نے یہاں سرکاری اور دوسرے حلقوں میں سخت تشویش پیدا کر دی ہے اور سمجھا جاتا ہے کہ اس تشویش کا اظہار اعلےٰ ترین سطح پر بھارت اور پاکستان کے ہائی کمشنروں سے کر دیا گیا ہے۔

جہاں تک کشمیر کا تعلق ہے فطری طور پر حفاظتی کونسل کی تازہ ترین کوشش پر بہت امید قائم کی گئی ہے۔ اور حفاظتی کونسل کی تجویز پر اتفاق ہو جانے سے لیک سیکسس کی اس کامیابی کو پوری طرح تسلیم کیا گیا ہے۔

اس کے باوجود ایسے لوگ جنہیں ان مسائل سے کچھ ذاتی واقفیت ہے جو تقسیم کے بعد پیدا ہو گئے ہیں۔ سمجھتے ہیں کہ اس تجویز کا قبول کر لینا کشمیر اور دوسرے متعلقہ مسائل کے حل کی جانب صرف پہلا قدم ہے اور منزل اب تک دور ہے۔

برطانیہ میں پاکستان اور بھارت کی طرف سے خیر سگالی اس وقت سے زیادہ ہے۔ لیکن اس مصیبت کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے کہ یہاں کے بعض حلقوں کے لئے ان نکات کو سمجھنا دشوار ہے۔ جو کراچی اور دہلی میں وجہ اختلاف ہیں۔ ان کی حیرانی اس پر بڑھتی جاتی ہے کہ صورت حال کے مقابلہ کے بجائے صرف الفاظ کی جنگ کیوں لڑی جا رہی ہے ... اس لئے دونوں وزراء اعظم کی ملاقات کی اطلاع سے انہیں بہت سکون ہوا ہے۔

اس فیصلہ کو اس امر کی شہادت سمجھا جا رہا ہے کہ پنڈت نہرو اور مسٹر لیاقت علیخاں اور ان کی اپنی اپنی کابینہ نے پوری طرح بر [illegible] ہے کہ [illegible] اختلافات کو رفع کرنے میں ناکامی دونوں کے لئے تباہ کن ہو گی۔ اس لئے یہ کہنا کہ دہلی کی ملاقات پر بڑی امیدیں قائم ہو گئی ہیں۔ اصل واقعہ سے کچھ کم ہی ہو گا۔ فرقہ وارانہ قتل و غارت کا اعادہ دونوں ممالک سے ملحقہ دوسرے ممالک کے واقعات کے پیش نظر کس قدر خطرات ہے اس کا یہاں پورا پورا احساس موجود ہے۔

یہاں یہ بھی محسوس کیا جا رہا ہے کہ اگر دہلی کانفرنس میں خیر سگالی کے جذبات اور قانون کے نفاذ کا عزم پیدا نہ ہو سکا تو یہ صورت قائم ہو جائے گی کہ بھارت اور پاکستان کے اقتصادی مسائل کو حل کرنے کے لئے دولت مشترکہ کی تمام کوششیں بے سود ہوں گی۔

اس اہم ملاقات کے متعلق وائٹ ہال میں اس قدر امیدیں اس لئے قائم ہو گئی ہیں کہ یہاں اور عام طور پر دولت مشترکہ میں یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ مجموعی طور پر دولت کے فلاح و بہبود کی شرط [illegible] پاکستان اور بھارت کے درمیان امن اور خوشگوار تعلقات ہے۔ اور اسی پر ایک حد تک عالمی امن کا بھی انحصار ہے۔

(استار)

ریاست مکران میں تعلیم

کوئٹہ یکم اپریل۔ مکرانیوں میں ثانوی تعلیم مقبول ہوتی جا رہی ہے۔ اس سال میٹرکولیشن کے امتحان میں وہاں سے ۹ طلبا شریک ہوئے ہیں۔ جو مکران کی ریاست کے لئے ریکارڈ ہے۔ (استار)

خراب موسم کا شکر کی فصل پر اثر

لندن یکم اپریل۔ گذشتہ سال خراب موسم اور کھیت کی بیماری نے برطانیہ کے شکر کی فصل خراب کر دی۔ اگرچہ پیداوار ۳۹۶۱۲۷۳ ٹن ہوئی۔ لیکن شکر صرف ۱۵.۲۵ فی صدی نکل سکی۔ پانچ سالوں کے ۱۷.۲۷ ۸ لم ٹن کے سالانہ اوسط کے مقابلہ میں صرف ۰۰۰، ۶ لم ٹن شکر تیار ہو سکی۔ (استار)

اردن کے لئے لیبر یونین

عمان یکم اپریل۔ فلسطین عرب لیبر یونین نے وزارت داخلہ سے اجازت مانگی ہے کہ وہ یونین کا صدر دفتر دریائے اردن کے مغربی ساحل سے عمان منتقل کر لیں اور عمان میں ایک شاخ قائم کرنے کی اجازت مانگی ہے۔ یہ پہلی دفعہ ہے کہ عمان میں لیبر دفتر کے لئے اس طرح کی درخواست موصول ہوئی ہے۔ (استار)

مذہبی جذبات سے کھیلنے والے

—— از اخبار "تعمیر پاکستان" پشاور ۲۷ مارچ ۱۹۵۰ء ——

"پنجاب اسمبلی کے متوقع انتخابات کی وجہ سے مجلس احرار نے پھر پرُزے نکالنے شروع کر دیئے ہیں۔ اس مرتبہ اس کے رہنماؤں نے عوام کو بیوقوف بنانے کے لئے قادیانیوں کے خلاف محاذ قائم کیا ہے۔ براہ راست عوام میں آنے کا کوئی دوسرا راستہ نہ پا کر انہوں نے یہ نیا ڈھونگ رچایا ہے اور عوام کے مذہبی جذبات سے کھیل کر اپنا الو سیدھا کرنے کی ٹھانی ہے۔ پشاور میں بھی ان سیاسی مداریوں نے دو ایک جلسے کئے اور سر ظفر اللہ پر خوب برسے۔ لیکن سرحد کے عوام پنجابیوں سے زیادہ شعور رکھتے ہیں۔ وہ فوراً بات کی تہ تک پہنچ گئے اور احراریوں کو منہ پر کہہ دیا ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

احراریوں کا سب سے بڑا اعتراض سر ظفر اللہ اور قادیانیوں پر یہ ہے۔ کہ وہ پاکستان کے وفادار نہیں اور وقت آنے پر وہ پاکستان کے مفاد سے غداری کر سکتے ہیں لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ احراریوں نے قیام پاکستان کے لئے کیا کیا؟ کیا انہوں نے تحریک پاکستان کے سلسلہ میں مسلم لیگ کی پرزور مخالفت نہیں کی؟ وہ ہر موقعہ پر ہندوؤں کے ہاتھ مضبوط نہیں کرتے رہے؟ پاکستان کے قیام کو ناممکن بنانے کے لئے وہ ایڑی چوٹی کا زور نہیں لگاتے رہے؟ مظہر علی اظہر۔ غلام غوث ہزاروی اور اسی قماش کے دوسرے احراری لیڈروں کی سوقیانہ اور غاصبانہ تقریریں اب تک لوگوں کے کانوں میں گونج رہی ہیں۔ سر ظفر اللہ پر غداری کا الزام لگانے سے پیشتر ذرا انہیں اپنے گریبان میں منہ ڈال لینا چاہیئے۔

قادیانیوں سے ہمارے مذہبی اختلافات ضرور ہیں۔ لیکن یہ وقت انہیں ہوا دینے کا نہیں۔ پاکستان جس نازک دور سے گزر رہا ہے وہ اس امر کا متقضی ہے کہ ہماری صفوں میں مکمل اتحاد ہو۔ پھر یہ بات بھی محل نظر ہے کہ احراریوں نے قادیانیوں کے خلاف جو محاذ قائم کر رکھا ہے۔ اس میں کس حد تک سیاسی مصلحتیں پوشیدہ ہیں۔

موجودہ حالات میں حکومت پاکستان کے ایک ذمہ دار اور اعلےٰ رکن کے خلاف کھلے بندوں اس قسم کا پروپیگنڈا نہایت خطرناک ہے۔ حکومت کو اس کی روک تھام کرنی چاہیئے۔

پاکستانی نمائندے کی تقریر

اقوام متحدہ کے صدر مقام میں پاکستان کے مستقل نمائندہ کرنل عبدالرحیم کی تقریر ۴ اپریل کو شام کے آٹھ بجے (پاکستانی وقت) بی بی سی کی پاکستانی سروس میں ہو گی۔ اور ۱۳ یا ۱۹ میٹر پر سنی جا سکے گی۔

نیا جرمن دفتر خارجہ قائم کیا جائیگا

برلن یکم اپریل۔ کل پارلیمنٹ کے ایک اجلاس میں یہ قانون منظور کر لیا گیا کہ یکم مئی تک نیا جرمن دفتر خارجہ قائم کر کے وزیر خارجہ کا تقرر ہو جائے۔

اس اثنا میں ڈاکٹر اڈنیار نے فیصلہ کیا ہے کہ ایک مہینہ کے بعد پارلیمنٹ کے دوسرے اجلاس تک جرمنی کی یورپی کونسل میں داخلہ کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا جائیگا پارلیمنٹ نے شکر کی راشننگ بھی ختم کر دی اب وہاں راشننگ کی سرکاری فہرست پر صرف کوئلہ اور پٹرول رہ گیا ہے۔ (استار)

پاکستان کی تیل کا ذخیرہ رکھنے والے ٹینکوں کے سلسلے میں گفت و شنید

لنڈن یکم اپریل۔ یہاں کی اطلاعات مظہر ہیں کہ پاکستان تیل کا ذخیرہ رکھنے والے دو بڑے ٹینکوں کے متعلق برطانوی ریلوے کے عمال سے بات چیت کر رہا ہے یہ ٹینک۔ جو ہزاروں پاؤنڈ کے صرفہ سے تیار کئے گئے تھے انجن کو کوئلہ کی بجائے تیل سے چلانے کے منصوبہ کا جزو تھے جو بعد میں ترک کر دیا گیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ جن ٹینکوں کے متعلق گفتگو ہو رہی ہے وہی ۲۴،۰۰۰ گیلن والے ٹینک ہیں جنہیں کھلوانے کی ٹھیکیداروں کو پیش کش کی گئی تھی۔ تیل سے چلانے کا بعض سامان برطانوی ریلوے کے عامہ حال میں وزارت مواصلات سے خریدا ہے [illegible]

اگرچہ پاکستان ہاؤس کا ایک ترجمان کل ان اطلاعات کی تصدیق یا تردید نہ کر سکا۔ لیکن وزارت مواصلات کے ایک افسر نے کہا ہے کہ وہ اس معاملہ میں ہمسا [illegible] سے ایجنٹ کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ ہمارے ساتھ حکومت پاکستان کے نمائندوں کے درمیان اس مسئلہ پر گفتگو ہوئی ہے لیکن ابھی تک کوئی بات طے نہیں ہو سکی (استار)